اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝

اللہ جل جلالہ کی دوزخ

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمن
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ جل جلالہٗ کی دوزخ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

دوزخ جو کہ اللہ جل جلالہٗ نے اپنے نافرمانوں کے لئے بنائی ہے اور یہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اکابرین تحریر فرماتے ہیں کہ درحقیقت عذاب کا خوف ایک قسم کا تنبیہ کا کوڑا ہے، جو عبادات میں سست آدمی کو تنبیہ کرتا ہے، اس وجہ سے دوزخ بھی اللہ جل جلالہٗ کی دیگر نعمتوں کی طرح ایک نعمت ہے، جس سے اللہ تعالیٰ کے بندے، اللہ جل جلالہٗ سے ڈرتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایمان والوں کو اور اُن کے اہل وعیال کو دوزخ سے بچنے کا حکم فرمایا ہے، کیونکہ انسان اللہ جل جلالہٗ کے عذاب کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اس لئے نسان کو

ہر وقت اللہ پاک کی نافرمانی سے بچنا چاہیے، کیونکہ اللہ جل جلالہٗ کا عذاب بہت سخت ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم سب کو اپنی نافرمانی، اپنی ناراضگی، اپنے غصے اور اپنے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین یارب العالمین

اللہ جل جلالہ کا پاک ارشاد ہے:

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ○ كَلَّا وَالْقَمَرِ ○ وَ الَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ○ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ○ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ○ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ○ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْيَتَاَخَّرَ ط

(المدثر: ۳۱ تا ۳۷)

﴿ترجمہ﴾

اور دوزخ (کا حال بیان کرنا) صرف آدمیوں کی نصیحت کیلئے ہے (تاکہ وہاں کے عذاب کو سن کر ڈریں) ہاں بالتحقیق قسم ہے چاندی کی اور رات کی جب جانے لگے، اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ دوزخ بڑی بھاری چیز ہے جو انسان کے لئے بڑا ڈراوا ہے (یعنی) تم میں جو (خیر کی طرف) آگے بڑھے اس کے لئے بھی یا جو (خیر سے) پیچھے ہٹے اُس کے لئے بھی۔

اللہ جل جلالہ کا پاک ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○

(التحریم:٦)

﴿ترجمہ﴾

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش (دوزخ) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں، اللہ تعالیٰ جو اُن کو حکم فرماتا ہے اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم اُن کو ملتا ہے اُسے بجالاتے ہیں۔

قرآن مجید کی اس آیت میں تمام مسلمانوں کو حکم ہے کہ دوزخ کی آگ سے اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنے اہل وعیال کو بھی، پھر دوزخ کی آگ کی شدت کا ذکر فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی فکر تو سمجھ میں آگئی (کہ ہم گناہوں سے بچیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی

کریں) مگر اہل وعیال کو ہم کس طرح جہنم سے بچائیں؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو جن کاموں سے منع فرمایا ہے، اُن کاموں سے ان سب کو منع کرو اور جن کاموں کے کرنے کا تم کو حکم دیا ہے، ان کے کرنے کا حکم تم اہل وعیال کو کرو تو یہ عمل ان کو جہنم کی آگ سے بچا سکے گا۔

(روح المعانی ۔قرطبی ،جلد ۱۸،ص ۱۹۶)

حضور اقدس ﷺ کی حالت

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک قاری کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا!

اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا

(المزمل : ۱۲)

ترجمہ: **"ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے"۔**

یہ سن کر حضور اقدس ﷺ بے ہوش ہوگئے۔

(حیاۃ الصحابہؓ ،جلد ۲،ص ۷۷٦)

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم وہ کچھ دیکھ لو جو میں نے دیکھا ہے تو تم کم ہنسو اور زیادہ رووٴ۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ) آپ ﷺ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا!

جنت اور جہنم کو دیکھا ہے۔ (صحیح مسلم)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بلا شبہ میری اور میری امت کی مثال ایسے آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی، بس جانور اور پتنگے اس میں گرنے لگ گئے، پس میں تمہیں جہنم سے بچانے کے لئے تمہارے دامن سے پکڑ رہا ہوں اور تم اس میں گرتے جا رہے ہو۔ (بخاری و مسلم)

❁ بخاری شریف کی حدیث پاک ہے کہ ایک موقع پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام)، صدیقین، شہداء اور صالحین سب جہنم سے ڈرتے تھے اور اس سے لوگوں کو ڈراتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (ﷺ)! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے ہیں (کچھ کمزوری کے آثار نظر آنے لگ گئے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا!

مجھے سورۃ ھود،

سورۃ واقعہ،

سورۃ مرسلات،

سورۃ عمّ یتسآء لون..... اور

سورۃ اذا الشمس کوّرت نے بوڑھا کر دیا۔

(بحوالہ: حیاۃ الصحابہؓ جلد ۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حالت

سیّدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابیؓ بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے تہجد میں سورہ طور پڑھتے سنی، جب وہ اس آیت پر پہنچا:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝

(الطور: ۷تا۸)

﴿ترجمہ﴾

بے شک آپ کے ربّ کا عذاب ضرور ہو کر رہے گا
کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ربّ کعبہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے، اس کے بعد گھر لوٹ آئے اور ایک ماہ تک بیمار رہے، لوگ بیمار پرسی کے لئے آتے، لیکن ان کو ان کی مرض کا سبب معلوم نہ ہوتا۔

(بحوالہ: جہنم کے خوفناک مناظر)

دُنیا کی آگ جہنم کی آگ سے ڈرتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے، اگر یہ دو مرتبہ پانی سے نہ بجھائی جاتی تو تم اس سے نفع نہ حاصل کرسکتے، یہ آگ اللہ جل جلالہٗ سے دُعا کرتی ہے کہ

وہ اس کو دوبارہ جہنم میں نہ ڈالے۔ (ابن ماجہ)

دوزخ کی گہرائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس ﷺ کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے ایک دھماکے کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا! تم جانتے ہو یہ کیا آواز تھی؟ ہم نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول (ﷺ) زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ پتھر (کا دھماکہ) تھا، جسے اللہ جل شانہٗ نے جہنم میں ستر سال قبل لڑھکایا تھا، وہ اب جا کر اس کی انتہا کو پہنچا ہے۔

(مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے، جہنم کی گہرائی ستر سال (کی مسافت) ہے۔

(مسلم شریف)

دوزخ کی سختی

حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا، مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر جہنم سے ایک سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ کر دیا جائے تو اس کی گرمی سے روئے زمین پر رہنے والے سب مر جائیں۔ (طبرانی)

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اگر کسی دوزخی کو آگ سے نکال

کر دُنیا کی آگ میں ڈال دیا جائے تو اُسے اس میں دو ہزار سال تک نیند آجائے۔

(بحوالہ: جہنم کے خوفناک مناظر)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں جہنم یہ نہ کہتی ہو، میری گرمی سخت ہوگئی، میری گہرائی بڑھ گئی، میرے انگارے بڑے ہوگئے، اے اللہ! اب تو میرے اہل کو میرے اندر جلدی سے داخل فرمادے۔

(بحوالہ: جہنم کے خوفناک مناظر)

دوزخ کی ستر ہزار وادیاں

حجاج بن عبداللہ الثمالی رضی اللہ عنہ (جنہوں نے حضور اقدس ﷺ کی زیارت بھی کی اور آپ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں بھی شریک تھے) روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سفیان بن مجیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا (آپؓ حضور اقدس ﷺ) کے قدیم صحابہؓ میں سے ہیں):

﴿ ترجمہ ﴾

"جہنم میں ستر ہزار (70,000) وادیاں ہیں، ہر وادی کی ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار اژدہا اور ستر ہزار بچھو ہیں، کوئی کافر اور منافق وہاں نہیں پہنچے گا، مگر وہ سب اُسے ڈسیں گے"۔

(بحوالہ: جہنم کے خوفناک مناظر)

دوزخ کی وادی ''ویل''

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

''ویل'' جہنم کی ایک (گہری) وادی ہے، جس میں کافر کو ڈالا جائے گا تو اسے پہنچنے سے پہلے چالیس سال لگ جائیں گے۔ (مسند احمد)

دوزخ کا پہاڑ ''صعود''

اللہ جل جلالہٗ کا ارشاد ہے:

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؀

(المدثر:۱۷)

﴿ترجمہ﴾

اس کو عنقریب دوزخ کے پہاڑ (صعود) پر چڑھاؤں گا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا! یہ جہنم میں ایک پہاڑ ہے، کافر کو اس پر چڑھنے کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا، پس جب وہ اس (پہاڑ) پر اپنا ہاتھ رکھے گا تو ہاتھ پگھل جائے گا اور جب ہاتھ اُٹھائے گا تو وہ پہلی حالت میں لوٹ آئے گا اور جب اس پر اپنا پاؤں رکھے گا تو وہ بھی پگھل جائے گا، پھر جب اُسے اُٹھائے گا تو (وہ بھی) پہلی حالت میں لوٹ آئے گا، یہ اسی حالت میں ستر سال تک چڑھتا رہے گا اور اتنی ہی مدت میں گرتا رہے گا۔ (ترمذی شریف)

دوزخ کی وادی ''غی'' اور وادی ''اثام''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!
''غی'' اور ''اثام'' جہنم کی تہہ میں دو نہریں ہیں، جن میں دوزخیوں کی پیپ بہتی ہے۔ (بحوالہ: جہنم کے خوفناک مناظر)

وادی فلق

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''فلق'' جہنم میں ایک کنواں ہے، اسی سے جہنم بھڑکائی جائے گی اور جہنم اس سے اسی طرح پناہ مانگتی ہے، جیسے انسان جہنم سے۔ (ابن ابی الدنیا، ابن ابی حاتم)

وادی سعیر

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''سعیر'' جہنم میں پیپ کی ایک وادی ہے۔ (ابن ابی حاتم)

وادی جبُّ الحزن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ کے ساتھ ''جبُّ الحزن'' سے پناہ طلب کرو، صحابہ کرامؓ نے پوچھا، جبُّ الحزن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! جہنم کی ایک وادی ہے، جس سے روزانہ سو مرتبہ خود جہنم پناہ مانگتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا! یارسول اللہ (ﷺ) اس میں

کون جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اپنے اعمال کی ریا اور نمود کرنے والے قاری جائیں گے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی)

وادی لملم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے، جسے "لملم" کہا جاتا ہے، اس کی گرمی سے جہنم کی تمام وادیاں اللہ جل جلالہ سے پناہ مانگتی ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

دوزخ کے سانپ اور بچھو

حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر (موٹے) سانپ ہیں، ان میں سے جس کسی نے ایک دفعہ ڈس لیا تو اس کا زہر چالیس سال تک باقی رہے گا، اسی طرح جہنم میں گابھن خچروں کی مانند (موٹے) بچھو ہیں، ان میں جو کوئی ایک دفعہ ڈسے گا تو اس کی گرمی (بھی) چالیس سال تک تکلیف دے گی۔ (مسند احمد)

دوزخی کی جسامت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کے تین روز کے سفر کے برابر ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں دوزخیوں کو اتنا موٹا کردیا جائے گا کہ ان میں سے ہر ایک کافر کی ایک کان کی لو اور اس کے کندھوں کا درمیانی فاصلہ سات سو سال (چلنے) کے برابر ہے، اس کے چمڑے (کھال) کی موٹائی ستر ہاتھ کے برابر ہوگی اور اس کی ایک داڑھ اُحد پہاڑ کے مثل ہوگی۔ (مسند احمد)

والدین کے نافرمان بیٹے کا جسم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کی ران دوزخ میں اُحد (پہاڑ) کے برابر ہوگی اور اُس کی داڑھ بیضاء (پہاڑ) کے برابر ہوگی، آپ ﷺ سے پوچھا گیا، یارسول اللہ (ﷺ) ایسا کیوں ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا! اس لئے کہ وہ (مسلمان) اپنے والدین کا نافرمان تھا۔

(طبرانی شریف)

اللہ جل جلالہٗ کی پکڑ بہت سخت ہے

اللہ جل جلالہٗ کا پاک ارشاد ہے:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ

(البروج: ۱۲)

ترجمہ: ”بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے“۔

قرآن مجید اور حضور اقدس ﷺ کی احادیثِ مبارکہ میں بے شمار مقامات پر دوزخ اور وہاں کی آگ، فرشتے، سانپ، بچھو، وادیاں، گھاٹیاں، قید خانے، دروازے، پردے، قناتیں، نہریں، کنویں، چشمے، گڑھے، زنجیریں، ہتھکڑیاں، بیڑیاں، ہتھوڑے، پہاڑ، پتھر، گرمی، سردی، لباس، اوڑھنا، بچھونا، کھانا، پینا، خون، پیپ اور بدبو وغیرہ کا تذکرہ فرمایا ہے اور اُس پاک ربّ نے اپنے بندوں کو ڈرایا ہے تاکہ وہ ایمان لائیں اور اعمال صالحہ کو اختیار کریں۔ اللہ جل جلالہٗ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے اور وہ ''حقیقی بادشاہ'' ہے، اُس مالک الملک کی ناراضگی، دوزخ سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اُس بڑے عالی شان اور اعلیٰ وعظمت والے پروردگار کی پکڑ بھی بہت سخت ہے، اسی لئے اللہ جل جلالہٗ نے کافروں، سرکشوں اور اپنے دشمنوں کے لئے دوزخ کو تیار کر رکھا ہے، جہاں طرح طرح کے عذاب ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کے عذاب کو برداشت نہیں کرسکتا۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، جس کا مفہوم ہے کہ اللہ جل جلالہٗ اہل دوزخ کو فرمائیں گے کہ تم (دُنیا میں) زمین پر کتنی مدت رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ ایک دن یا اس کا کچھ حصہ..... اللہ جل جلالہٗ فرمائیں گے کہ تم نے ایک دن یا اس کے کچھ حصہ میں میری ناراضگی، نافرمانی اور آگ حاصل کرکے بہت برا کیا ہے، اب تم جہنم میں ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہو۔ وہ عرض کریں گے..... اے ہمارے ربّ! ہمیں اس سے نکال باہر کریں، اب اگر ہم نے دوبارہ یہی کام کیے تو بلاشبہ ہم حد سے گزرنے والے ہوں گے، اللہ جل جلالہٗ فرمائیں گے، اب جہنم ہی میں ذلیل وخوار

ہو کر پڑے رہو اور میرے ساتھ بات نہ کرو.....بس یہ اللہ جل جلالہٗ کے ساتھ اہل جہنم کا آخری کلام ہوگا۔ (بحوالہ: جہنم کے خوفناک مناظر)

اہم گذارش

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ جل شانہٗ کی ذاتِ عالی بڑی رحیم وکریم ہے اور وہ پاک ربّ اپنے بندوں کو کامیاب کرنا چاہتا ہے، بس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ ہر پڑھنے سننے والے سے عرض ہے کہ وہ سچے دِل سے تین مرتبہ یہ کہہ لے:

یا اللہ!.....میری توبہ

یا اللہ!.....میری توبہ

یا اللہ!.....میری توبہ

ہم سب اپنے ربّ سے سچا تعلق جوڑنے کی نیّت کریں........ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات کو اُس کے آخری رسول، حضرت محمد ﷺ کے طریقوں کے مطابق پورا کرنے میں لگ جائیں۔ پنجگانہ نماز کا اہتمام کریں اور نمازوں کو سیکھ کر پڑھیں۔ دین کا علم حاصل کریں۔ اللہ ﷻ کا ذکر، درودشریف کی کثرت، ندامت کے ساتھ توبہ و استغفار اور شب وروز قرآن حکیم کی تلاوت کا اہتمام کریں، جن کے حقوق ہمارے ذمے ہیں اُن کی

ادائیگی کا اہتمام کریں۔ ہر کسی کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئیں۔ ہر کام کرنے سے پہلے یہ نیت کریں کہ میرا ربّ مجھ سے راضی ہو جائے .....ان صفات کو اپنے اندر بھی پیدا کیا جائے اور ساری امت میں ان صفات کو پیدا کرنے کی محنت میں اپنی صلاحیتوں کو لگایا جائے۔

نیز چار کاموں کا اہتمام رات کو کیا جائے، جن میں:

- تہجد کی نماز کا اہتمام،
- قرآن حکیم کی تلاوت،
- اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر..... اور
- اللہ پاک سے خوب رورو کر دُعائیں مانگی جائیں۔

اسی طرح چار کاموں کا دن میں اہتمام کیا جائے، جن میں:

- اللہ پاک کی طرف اُس کی مخلوق کو دعوت دینا،
- تعلیم وتعلم کا اہتمام،
- ذکر وعبادت میں مشغولیت ..... اور
- حضور اقدس ﷺ والے اخلاق کو اپنایا جائے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ

ساری کائنات کا حقیقی بادشاہ ہے، اُس کے سوا نہ کسی کی ذات حقیقی ہے اور نہ کسی کی صفات حقیقی ہیں..... وہ رحمٰن ہے .....وہ رحیم ہے.....

وہ صمد ہے.....وہ ہر چیز پر قادر ہے.....اور وہ اکیلا غنی ہے ،ہم سب اُس پاک ربّ کے فقیر ہیں......اُس غنی سے بھیک مانگی جائے، یااللہ! تو ہمیں اپنی ذاتِ عالی کا سچا تعلق نصیب فرما......اپنے پیارے حبیب ﷺ کی کامل اتباع نصیب فرما،ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنے دین عالی کی سربلندی کے لئے قبول فرما.....ہمارا ہر لمحہ اُس وحدہٗ لاشریک ربّ کی مرضیات کے مطابق استعمال ہونا چاہئے۔انشاء اللہ العزیز! اللہ کریم خوش ہوکر اپنے بندے اور بندیوں کو اپنے مہمان خانہ ''جنت'' میں داخل فرمائے گا۔

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ مجھ سیہ کار سے، بھائی محمد رفیق احمد میمنؔ سے اور ساری امت مسلمہ سے راضی ہوجائے اور اپنی جنت الفردوس میں داخلہ نصیب فرمائے۔

(آمین یارب العالمین.....بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ